سوال

ے ہے یا[illegible]؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اضعف العباد نجم الدین مرشد آبادی بحکم آیت کریمہ ولا تلبسوا الحق بالباطل (حق کو باطل سے نہ ملاؤ) مقلدوں سے سخت ایذا پانے کے بعد نہایت مضطر ہو کر علمائے دین محمدی سے سوال کرتا ہے کہ عمل تقلیدی کسی حجت شرعیہ میں سے ہے یا نہیں۔ بینوا بالحق ولا تکتموا الحق۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عمل تقلیدی کسی ایک حجت شرعیہ میں سے نہیں ہے یعنی عمل بقول اس شخص کے کرنا کہ جس کا قول بلا دلیل شرعی کے حجت نہ ہو، اس کو عمل تقلیدی کہتے ہیں اور تقلید کی تعریف یہ ہے۔ التقلید[1] العمل بقول الغیر من غیر حجۃ متعلق بالعمل والمراد بالحجۃ حجۃ من الحجج الاربع کذا فی کتب الاصول الحنفیہ وغیرہا کما لا یخ

امام فخرالدین رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں کہ یہ ایت دلالت کرتی ہے کہ ماسوائے ادلہ اربعہ (یعنی کتاب سنت، اجماع، قیاس) کے جو دلیل ہے، وہ مردود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ہر ایک متعلق ایک خاص معین ہدایت کی ہے اور کسی مکلف کو جائز نہیں ہے کہ ان چار دلیلوں کے سوا کسی اور چیز سے

امام شوکانی کہتے ہیں، کہ میں نے ''القول المفید فی حکم التقلید'' میں چاروں اماموں کے تقلید کی ممانعت کے بارے میں اقوال نقل کئے ہیں ہم یہاں اس بحث کو لمبا کرنا نہیں چاہتے، اگر تقلید کی ممانعت میں اجماع نہیں ہے تو بہر حال جمہور کا مسلک یہی ہے اور جمہور کا مسلک اس پر اجماع ہے کہ مردوں کی تقلید منع ہے ا

س کے ہر مقلد بمجرد تقلید آباء واسلاف کے فریفتہ اور مغرور ہو کر کتاب اور سنت سے ستیزہ کنان اسی تقلید بلا دلیل پر اڑا ہوا اپنے خیال خام اور ہوس نافرجام پر شادان ونازان ہے، چنانچہ آیت کریمہ کل حزب بما لدیہم فرحون مقلد متعصب پر مشعر اور مخبر ہے۔ وہ ذرا غور اور فکر نہیں کرتا کہ تقلید بلا دلیل درمیان

م نہیں، وہ محض تک بندی کرتے ہیں کیا ہم ان کو اس سے پہلے کوئی کتاب دی ہے، جس سے وہ دلیل لیتے ہوں، بلکہ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے آباء واجداد کو اسی طریقہ پر پایا، سو وہ ان کے کھوجوں کی پیروی کررہے ہیں، ایسا ہی ہم نے تجھ سے پہلے کوئی پیغمبر بھی ایسا نہیں بھیجا جس کو اس کی امت کے دولت

ت کہتے ہیں، کہ اگر قرآن مجید میں صرف یہی آیات ہوتیں تو بھی تقلید کی تردید کے لیے کافی تھیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان کفار کے پاس اپنے دین باطل کے اثبات کے لیے سوائے تقلید آباء کے اور کوئی عقلی یا نقلی دلیل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس تقلید کو مذمت کے انداز میں بیان فرمایا ہے اس سے معا

دوسری دلیل بطلان تقلید پر یہ ہے کہ قول بوجوب تقلید موجب منع تقلید سے ہوگا اور جو چیز مفضی ہو اس کا ثبوت طرف نفی اس کی کہ (یعنی ہر مقلد دوسرے مقلد کی تقلید کو نفی اور ناپسند کرتا ہے) تو وہ باطل ہے اس قول سے بطلان تقلید کا واجب ہوا۔

ں تمہارے معبودوں سے بیزار ہوں، مگر اس اللہ سے جس نے مجھے پیدا کیا، وہ میر راہنمائی کرے گا، آخر آیات تک، پہلی آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ ان کے پاس ان باطل اقاویل کی تائید میں سوائے تقلید آباء کے اور کوئی دلیل نہیں ہے، پھر فرمایا تقلید کی راہ تو باطل ہے اور دلیل کی طرف رجوع

پاس آگیا، کافروں نے کہا یہ تو جھوٹا جادوگر ہے۔ اس نے اتنے خداؤں کا ایک ہی خدا بنا دیا، یہ بڑی عجیب بات ہے، سردار اُٹھ کر چلے گئے اور کہنے لگے اُٹھو، اور اپنے معبودوں کی عبادت پر جمے رہو، اس کی یہ ایک سوچی سمجھی سکیم ہے، ہم نے پچھلے دین میں یہ باتیں کبھی نہ سنی تھیں، یہ ایک بناوٹی چیز معلوم

ول امام رازی سے صاف واضح ہوا کہ اگر تقلید بلا دلیل صحیح اور حق ہو تو مشبہ فرقہ مجسمہ وکلام معتسلہ کا بھی حق ہو، حالانکہ قول وشبہ ان دونوں فرقوں کا باطل ہوا تو تقلید بلا دلیل بھی باطل ہوئی اور خدا تعالیٰ سورہ یونس میں فرماتا ہے۔ ق الوا[3] اجئتنا لتلفتنا عما وجدنا علیہ اباءنا وتکون لکما الکبریاء فی الارض وما نحن لکما بمؤم

اور سورہ ہود میں فرمایا ہے۔ قالوا[4] یشعیب اصلوتک تامرک ان نترک من یعبد اباءنا اوان نفعل فی اموالنا مانشاء وقد اشاروا فیہ الی التمسک بطریقۃ التقلید لانہم استبعدوا منہ ان یامرھم بترک عبادۃ ما کان یعبد اباؤھم یعنی الطریقۃ التی اخذناھا من اباءنا واسلافنا کیف نترکھا وذلک تمسک بمحض التقلید انتہی ما فی التفسیر الکبیر

ورہ صافات میں تحت آیت فہم علی اثارھم یہرعون کے امام رازی لکھتے ہیں، والمقصود[5] من الایۃ انہ تعالیٰ علل استحقاقہم للوقوع فی تلک الشدائد کلہا بتقلید الاباء فی الدین وترک اتباع الدلیل ولو لم یوجد فی القرآن ایۃ غیر ہذہ الایۃ فی ذم التقلید لکفی انتہی ما فی التفسیر الکبیر بقدر الحاجۃ۔

ت غرا پر مخفی نہ رہے کہ جب مذمت وقباحت تقلید بلا دلیل کی کلام ربانی سے قطعاً ثابت ہوئی تو مسلمان دیندار، تقویٰ شعار پر از راہ وجوب محبت واطاعت خالق اکبر اور رسول اطہر کی ماننا کلام ربانی کا اور بدل وجان تصدیق کرنا اس کا درباب ذم تقلید بلا دلیل کے فرض اعتقادی وعملی ہوا والا ساتھ شقاق ونفاق کے

پس قول بلا دلیل پر تقلید کرنا کسی عالم کی اگرچہ وہ بڑا نامی کامی ہو باطل ہے اور موجب نارضامندی خدا اور رسول کا ہوگا۔ چنانچہ آیت کریمہ سے اظہر من الشمس ہے اور کور باطن کو نہ سوجھے تو آفتاب عالم تاب کا کیا قصور اسی واسطے سارے ال اصول لکھتے ہیں الحاکم[9] ھو الذی صدر الحکم منہ ولا حکم الا من اللہ تعا

سے صاف واضح ہوا کہ تقلید بلا دلیل حکم الہی سے خارج اور مذموم وقبیح ہے جیسا کہ اوپر آیت اور تفسیر سے اس کا بیان شافی وکافی ہو چکا تو اب ہر مسلمان طالب حق کو بہت غور وفکر چاہیے کہ مقلدین مقابلین ورطہ دریائے تقلید ناپیدا کنار میں حضت نوح علیہ السلام کے زمانہ سے لغایت حال غرق ہوتے چلے آئے

سیر کبیر میں آیت ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا الخ کے تحت لکھا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے وجود صانع پر زبردست دلائل قائم کئے اور شریک کے وجود کو باطل ٹھہرایا تو اس کے بعد نبوت محمدیہ کو ثابت کیا اور چونکہ حضور کی نبوت قرآن کے معجزہ ہونے پر موقوف تھی، تو قرآن کے معجزہ ہونے پر دلائل قائم

نہ حال کا یہ قول ہے کہ مجھے تقلید کافی ہے اور دلائل میں غور وخوض کی کچھ ضرورت نہیں، کیونکہ میں مقلد ہوں اور مقلد کو دلیل سے کیا کام، سو یہ قول اس کا اس لئے باطل ومردود ہے کہ دین میں ہر مکلف مومن باللہ والیوم الاخر پر دلائل کی طرف مہما امکن بقدر استعداد نظر کرنا لابد وضرور ہے، چنانچہ صاحب تفسیر کب

اضح ہوا تا امام ابو حنیفہ ال اصحاب[11] ای توجہ لکم دلیل فقولوا بہ انتہی ما فی الدر المختار مختصراً ای ظہر لکم فی المسئلۃ وجہ الدلیل علی غیر ما اقول انتہی ما فی الطحطاوی، جو کوئی کہے کہ یہ آیات کفار کے حق میں وارد ہیں، تو وہ بڑا جاہل اور بے وقوف ہے کیونکہ اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص محال کا، جیسا کہ جا بجا کتب احادیث وکتب اصو

است بابطال تقلید بدو طریق اول آنکہ از مقلد باید پرسید کہ ہر کرا تقلید می کنی نزد تو محق است یا نے اگر محق بودن او رانمی شناشی، پس باوجود احتمال مبطق بودن او راچرا او را تقلید می کنی واگر محق بودن او می شناشی پس بکدام دلیل می شناشی، اگر بتقلید دیگر می شناسی سخن دران خواہد رفت وتسلسل لازم خواہد امد واگر بہ عقل

انو! تم قرآن وغیرہ سے تقلید بلا دلیل کی مذمت اور بُرائی تو سن چکے اب کتاب وسنت پر بدل وجان مستعد اور مستقیم ہو جاؤ کہ تم کو سرکار عالی جاہ سے جنت نعیم یعنی عیش وآرام ابدی کا مکان عنایت ہوگا۔ یاایہا[12] الناس قد جاءکم برہان من ربکم وانزلنا الیکم نورا مبینا الایۃ والبرہان ہو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وس

تنبیہ :

ی یا فتویٰ مفتی کے یا حکم کرنا قاضی کا اوپر شہادت شاہدان عدول کے یا اتباع اولی الامر کا بدلیل شرعی ہے۔ اس کو تقلید اصطلاحی مقلدین نہیں کہتے، کیونکہ تقلید اصطلاحی یہ ہے کہ گلے میں پتہ ڈال کر بلا دلیل ایک شخص کا ہو رہنا اور اسی طرح عمل اوپر روایت راوی حدیث متصل مرفوع کے بدلیل شرعی ہے کیونکہ

[illegible] 1297

المؤلف العاجز محمد نذیر حسین عافاہ اللہ فی الدارین

سید محمد نذیر حسین

---

[1] ... متعلق بغیر کسی دلیل کے کسی کے قول پر عمل کرنے کا نام تقلید ہے اور دلیل سے مراد وہی ادلہ اربعہ ہیں جن کی کتب اصول فقہ حنفیہ میں تصریح کی گئی ہے، جیسا کہ ماہران اصول اس کو جانتے ہیں۔

[2] ... شریعت محمدیہ کے ماہرین مصنف مزاج پر یہ امر کوئی پوشیدہ نہیں ہے۔

[3] ... یا ہے کہ ہم کو ہمارے باپ دادا کے دین سے پھیر دے اور زمین میں تمہاری سرداری قائم ہوجائے، سو ہم تم پر ایمان لانے والے نہیں ہیں، حاصل کلام یہ ہے کہ انہوں نے دلائل کے مقابلہ میں اپنے باپ دادا کی تقلید سے تمسک کیا اور کہنے لگے کہ ہم اپنے باپ دادا کی راہ کو نہیں چھوڑیں گے (خلاصہ

[4] ... اے شعیب کیا تیری نمازیں تجھ کو یہی سکھاتی ہیں کہ ہم اپنے باپ دادا کے معبودوں کو چھوڑ دیں اور اپنے مال میں حسب خواہش تصرف نہ کریں، اس میں انہوں نے اپنے باپ دادا کی تقلید کی طرف اشارہ کیا ہے اور تقلید آباء کے ترک پر حضر تشعیب پر خوردہ گیری کر رہے ہیں کہ ہم اس دین کو کیسے چھوڑ

[5] ... ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مصائب میں بتلا ہونے کی علت دین میں تقلید آباء اور ترک دلیل کو قرار دیا ہے، اگر قرآن میں اس آیت کے علاوہ اور کوئی آیت نہ ہوئی تو بھی تقلید کی بُرائی کے لیے یہ کافی تھی۔ (خلاصہ تفسیر کبیر)

[6] ... اللہ کی محبت میں بڑے پختہ ہیں۔

[7] ... کا کہا مانو اور اس کے رسول کا کہا مانو۔

[8] ... جتنے بھی رسول آئے ہیں وہ اسی لیے بھیجے گئے کہ خدا کے حکم سے ان کی اطاعت کی جائے، اس لیے کہ رسول کی اطاعت خدا کے حکم سے واجب ہے۔

[9] ... وہ ہے جو حکم صادر کرے اور حکم صرف اللہ تعالیٰ کا ہے۔ مسلم الثبوت میں ایسا ہی ہے۔

[10] ... کا ہے اور اللہ کے سوا کسی کا حکم واجب القبول اور واجب الالتزام نہیں ہے، حکم، امر اور کسی کو کسی امر کا مکلف بنانا صرف اللہ کا حق ہے۔ (خلاصہ تفسیر کبیر)

[11] ... سے فرمایا، اگر تم کو کوئی دلیل مل جائے تو اس کے مطابق فتویٰ دیا کرو (خلاصہ درمختار) یعنی اگر کسی مسئلہ میں میرے قول کے خلاف کوئی دلیل مل جائے تو اس کے مطابق فتویٰ دیا کرو۔

[12] ... کی طرف سے ایک دلیل آئی ہے اور تمہاری طرف روشن نور نازل فرمایا ہے، دلیل سے مراد آنحضرت ﷺ ہیں، اس لیے رکھا گیا کہ آپ کا شیوہ ہی حق کے ثبوت اور باطل کے ابطال میں دلائل قائم کرنا ہے اور قرآن، نور مبین ہے۔ اس لیے کہ وہ دل میں نور ایمانی کے داخل ہونے کا سبب ہے۔

[13] ... تمہارا کسی بات میں جھگڑا ہو جائے تو اس کو اللہ اور رسول کے پاس لے آؤ۔